eMadrasah

Learn Deen with Abedeen Academy

Bridge Course 2020

کتاب الطہارۃ کے جدید فقہی مسائل
اور ان کا حل
فقہ اسلامی کی روشنی میں

سپروائزر: **مفتی عمر عابدین قاسمی مدنی**

تیار کردہ: گروپ ۔ ۱

آدم عمار سرفراز | الیاس احمد شکیل | ظفر مسعود | مجید اللہ خان

محمد ایوب منیار | محمود ہاشمی | محمد فضل الباری | شیخ خواجہ نصیر الدین

July – October 2020

eMadrasah
Learn Deen with Abedeen Academy
Bridge Course 2020

کتاب الطہارۃ کے جدید فقہی مسائل
اور ان کا حل
فقہ اسلامی کی روشنی میں

سپروائزر:
مفتی عمر عابدین قاسمی مدنی

تیار کردہ۔ گروپ ۱
ظفر مسعود (گروپ کوآرڈینیٹر)
آدم عمار سرفراز
الیاس احمد شکیل
مجید اللہ خان
محمد ایوب منیار
محمود ہاشمی
محمد فضل الباری
شیخ خواجہ نصیر الدین

July – October 2020

فہرست مضامین

تشکر...5

مقدمہ...7

کتاب الطہارۃ کے جدید فقہی مسائل اور ان کا حل فقہ اسلامی کی روشنی میں.......................................9

جدید فقہی مسائل اور ان کا حل فقہ اسلامی کی روشنی میں:...10

۱- مسواک کی جگہ ٹوتھ پیسٹ اور برش کا استعمال:...11

۲- واش بیسن میں وضو:...11

۳- سگریٹ اور تمباکو کے بعد وضو کی حیثیت:...11

۴- میڈیکل ٹسٹ کی ایک خاص صورت میں وضو:...11

۵- منسلک حمام میں دعا:...11

۶- موسیقی سننے اور ٹی وی دیکھنے پر وضو:...12

۷- مصنوعی دانت یا چوکڑا لگا کر وضو و غسل کرنا:..12

۸- انجکشن کے ذریعے خون نکلنے سے وضو:...12

۹- پلاسٹک کا ہاتھ اور وضو- مصنوعی اعضاء-...12

۱۰- حمام میں برہنہ وضوء اور غسل:...12

۱۱- بیڈ روم کے ساتھ حمام (Attached Bathroom)..13

۱۲- قبلہ رخ واش بیسن:..13

۱۳- مہندی لگانے کے بعد وضو اور غسل، ناخن پر پالش:..13

۱۴- قالین کیسے پاک کیا جائے؟ (Wall to Wall Carpet)..13

۱۵- مانع حیض دواؤں کا استعمال:..13

۱۶- فوم کے موزوں اور بوٹ پر مسح:...14

۱۷- کاغذ سے استنجاء:..14

۱۸- موبائل اور لیپ ٹاپ پر بغیر وضو قرآن پڑھنا:..14

۱۹- استحالہ: 14
۲۰- دباغت: 15
۲۱- کورونا کے ڈاکٹروں اور مریضوں کے لیے وضو اور نماز کے بعض مسائل: 16
اختتامیہ: 17

تشکر

نبی کریم ﷺ ایک حدیث میں فرماتے ہیں: مَنۡ لَّمۡ یَشۡکُرِ النَّاسَ لَمۡ یَشۡکُرِ اللہَ۔ ''جو شخص انسانوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا شکر ادا نہیں کر سکتا''۔ (صحیح حدیث)

اس کا مطلب یہ ہے کہ جس انسان کی طبیعت میں لوگوں کے احسان اور ان کے اچھے کاموں کا شکریہ ادا کرنے کی عادت نہ ہو اس سے یہ ہر طرح ممکن ہیکہ وہ اللہ کے احسانات وانعامات اور اس کی بے حد و حساب نعمتوں کا شکریہ بھی ادا نہیں کرے گا۔

ایک شریف مسلمان کے اخلاق کا تقاضا ہے کہ جس طرح وہ اللہ کے احسانات کا شکریہ ادا کرنے کے لیے پانچ وقت اللہ کے سامنے سر جھکاتا ہے اور دوسری عبادتوں اور دوسرے اچھے اچھے کاموں کے ذریعہ اس کو خوش کرنے کی کوشش کرتا ہے، اسی طرح ایک شریف انسان اور بطور خاص ایک شریف مسلمان کے لیے یہ ضروری ہے کہ جو اس کے ساتھ اچھا سلوک کرے، کوئی نیکی کرے، کوئی بھلائی کا کام کرے اور کوئی احسان کرے تو اس کے اس احسان اور اس کے اچھے سلوک کا بطریقۂ احسن جواب دے اور جس طرح بھی ممکن ہو اس کے احسان کا بدلہ چکائے۔

یہ تو ایک عام زندگی کی بات ہے، مگر جب بات اس شخص کی ہو جس نے کسی کو اس کے خالق کے قریب کیا ہو، اس کا پیغام سمجھنے میں مدد کی ہو، اس کے پیدا کرنے والے کی محبوب ذات کو سمجھنے اور اسکی زندگی سے واقف کرانے میں مدد کی ہوا سکے لئے تو جذبات یقیناً اور طرح کے ہونے چاہیے۔ ایک عربی محاورہ سے شاید میں اپنی بات سمجھا سکوں، کسی نے کہا ہے: ''مَنۡ عَلَّمَنِیۡ حَرۡفًا صِرۡتُ لَہٗ عَبۡدًا'' کہ جس نے مجھے ایک حرف بھی سکھایا ہو میں تا عمر اس کی غلامی کے لیے تیار ہوں۔

یقیناً اسی طرح کے یا اس سے ملتے جلتے ہمارے بھی جذبات ہیں اپنے استاد محترم مولانا عمر عابدین قاسمی مدنی کے لیے جنہوں نے ہمیں اس مختصر وقت میں بہت کچھ سکھادیا یا سیکھنے اور سمجھنے کے راستے پر ڈال دیا۔

جہاں تک فقہ سے متعلق ہمارے پروجیکٹ کا موضوع ہے "نئے نئے مسائل کا فقہی حل"، ایک دلچسپ حقیقت اس مسئلہ کو بہت اچھی طرح واضح کر سکتی ہے اور اس سے ہمارے موضوع کا خلاصہ بھی سامنے آجائے گا۔ وہ یہ کہ استاد محترم سے ہم میں سے اکثر لوگوں کی ملاقات کورونا کے باعث ہونے والے لاک ڈاؤن کے عرصہ میں ہوئی، جو موجودہ زمانے میں جنم لینے والا یہ ایک نیا مسئلہ تھا، دنیا کے سارے کام ٹھپ ہوگئے تھے، سیکھنے سکھانے کا عمل بھی ٹھپ پڑ گیا تھا۔ فقیہ العصر مولانا خالد سیف اللہ صاحب کے صاحبزادے نے اس کا فقہی حل یہ نکالا کہ یہ آن لائن کورس شروع کیا جب کہ اب بھی بعض بڑے مدارس کی طرف سے یہ آوازیں اٹھ رہی ہیں کہ دینی تعلیم کے لیے آن لائن پڑھائی کا سسٹم مناسب نہیں ہے؛ مگر مولانا نے اس کو ممکن کر دکھایا، جس میں ہمیں بھی شریک ہونے اور بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا۔

اس موقع پر میں اپنی اور اپنے گروپ کے تمام ساتھیوں کی جانب سے اپنے عزیز بھائی نما دوست مولانا محمد فرقان فلاحی صاحب (اورنگ آباد) کا شکریہ ادا کروں گا جو مصروفیات کے باوجود میرا تعاون اور رہنمائی کرتے رہے۔ ڈاکٹر عبدالعزیز عبدالرحیم صاحب (انڈر اسٹینڈ القرآن اکیڈمی، حیدرآباد)، ڈاکٹر شعیب اسلم ندوی، مولانا عابد ندوی کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جن کے مشورے میرے لیے بہت کارآمد رہے۔ آخر میں ہم تمام گروپ ممبران اپنے اپنے گھر والوں کے بھی شکر گزار ہیں کہ اس پروجیکٹ کی تیاری میں انہوں نے نہایت صبر و تحمل کے ساتھ ہمارا تعاون کیا، اللہ پاک تمام کو ہمیشہ عافیت سے رکھے اور دنیا وآخرت میں کامیاب فرمائے، آمین۔

استاد محترم! آپ کے لیے ہمارے دل میں تشکر کے جذبات سے لبریز سمندر رہے، مگر بطور اظہار ہم آپ کے لیے صرف دعا کرسکتے ہیں کہ اللہ آپ کی حفاظت فرمائے، آپ کے علم و عمل میں برکت عطا فرمائے، آپ کو صحت و زندگی کی دولت سے نوازے، آپ سے اسلام کا خوب خوب کام لے اور آپ ملک و ملت کے لیے بے حد مفید و معاون ثابت ہوں۔ آمین، جزاك اللہ احسن الجزاء

ظفر مسعود (گروپ کوآرڈینیٹر)

اکتوبر 2020

مقدمہ

میں اس کا دعویٰ تو نہیں کر سکتا کہ میری پیدائش کسی علمی یا دینی گھرانے میں ہوئی، جس خاندان میں میری پیدائش ہوئی، اس میں بڑے مشہور ڈاکٹرز اور انجینئرز ضرور تھے، مگر میں اپنے آپ کو بے انتہا خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ جب میں نے اپنے شعور کی آنکھ کھولی تو اس وقت تک گھر میں دینی ماحول آ چکا تھا۔ والدہ محترمہ کا (اللہ ان کی قبر کو نور سے بھر دے) نہ صرف تبلیغی جماعت سے تعلق تھا بلکہ اس جماعت کی ذمہ داروں میں شمار ہوتا تھا، اس کے ساتھ ساتھ گھر میں اس وقت کی مشہور علمی اور دینی شخصیتوں کی گونج سنائی دینے لگی تھی، بطور خاص مولانا عبدالماجد دریا بادی رحمۃ اللہ علیہ کا نام تو گھر میں ایسے سنائی دیتا تھا جیسے وہ ہمارے خاندان کی ہی کوئی بڑی بزرگ شخصیت ہوں۔ والد محترم جناب محمد بہاؤالدین صاحب (اللہ ان کی قبر بھی نور سے بھر دے) کا مولانا سے گہرا تعلق تھا، اسی مناسبت سے گھر میں تفسیر ماجدی اور دوسری دینی کتابوں کا بہت چرچا تھا، "صدق جدید" بھی پابندی سے زیر مطالعہ رہتا تھا جس سے نئے نئے مسائل کا علم ہوتا تھا۔ والد صاحب کی خواہش پر ہی مولانا دریا بادی رحمۃ اللہ علیہ نے برادر عزیز ڈاکٹر شعیب اسلم ندوی کے علمی سفر کا خاکہ بنایا تھا جو بفضل تعالیٰ پایۂ تکمیل کو پہونچا اور انہی کے ذریعے مولانا ابرار الحق صاحب اور پھر مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہم سے جو رشتہ قائم ہوا اس کی وجہ سے گھر میں ایک علمی اور دینی فضا ہمیشہ ہی قائم رہی۔

تلاش معاش کے سلسلہ میں جب جدہ آنا ہوا تو پھر حیدرآباد کے ماحول سے تھوڑی تبدیلی ہوئی، حرمین شریفین کی حاضری کا شرف حاصل ہوا، نئے ساتھیوں اور نئے ماحول نے سوچ میں تبدیلی پیدا کرنا شروع کر دیا۔ ایک اتفاق اور اللہ کا کرم ہوا کہ چند سالوں کے بعد میرا " صاحبزادہ قاری عبدالباسط صاحب مدظلہ " سے علمی تعلق قائم ہوا، باقاعدہ ان کی کلاس اور دروس میں شرکت ہوتی رہی، زندگی کا ایک مقصد نظر آیا، اور وقت کا کسی حد تک صحیح استعمال ہونے لگا۔ میری خوش قسمتی تھی کہ 90 کی دہائی میں مولانا رضوان القاسمی رحمہ اللہ کے ذریعے فقیہ العصر حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی دامت برکاتہم سے تعلق قائم ہوا اور الحمد للہ آج بھی وہ برقرار ہے، مولانا کے عمرہ اور حج کے اسفار میں تھوڑی بہت خدمت کرنے کا موقع بھی ملتا رہتا ہے۔

۱۹۹۴ کے وہ مبارک ایام میں بھول نہیں سکتا جب مولانا خالد سیف اللہ صاحب ایک طویل عرصہ کے لیے جدہ میں مقیم تھے، اور چھبیس ستائیس نشستوں میں فقہ کے لیکچرز کا سلسلہ چلا تھا، جس میں ائمہ اربعہ کی زندگی اور ان کی فقہی کاوشوں کا ذکر تھا اور بھی بہت سارے فقہی مسائل زیر بحث تھے۔ اسوقت سے فقہ سے اور اسکے ماہرین سے ایک خصوصی تعلق قائم ہوا تھا جو بحمد اللہ آج تک باقی ہے۔ اللہ کرے اس میں دن بدن اضافہ ہوتا رہے۔

پھر میری قسمت کا ستارہ چمکا اور موجودہ دور کے فقہ کے امام مولانا مجاہد لاسلام صاحب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ سے میرے نیاز مندانہ تعلقات ایسے قائم ہوئے جو میری زندگی کا حصہ بن گئے اور تا زندگی میں ان پر فخر کرتا رہوں گا۔ اسلام کے لیے جینا مرنا اور اس کی فکر میں رہنا انہی کی زندگی میں دیکھا۔ فقہ کیا چیز ہے؟ فقیہ کیسا ہوتا ہے؟ کیسے سوچتا ہے؟ نئے نئے مسائلِ زندگی کو کیسے حل کیا جاتا ہے؟ اس کا اندازہ مولانا کی زندگی کو دیکھ کر ہی سمجھ میں آیا اور مولانا مرحوم ہی کی نسبت سے فقیہ العصر مولانا خالد سیف اللہ رحمانی دامت برکاتہم سے تعلق مزید مستحکم ہوا۔

فقہی دنیا کی اتنی بڑی بڑی شخصیتوں کی خدمت میں رہنے سے ہی مجھے فقہ کی اہمیت کا اندازہ اور ان ہی کی صحبت میں رہ کر اللہ تبارک وتعالیٰ کے اس قول کی اہمیت سمجھ میں آئی جس میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ" (التوبہ: ۱۲۲) (سو ایسا کیوں نہ کیا جائے کہ ان کی ہر ہر بڑی جماعت میں سے ایک چھوٹی جماعت جایا کرے تاکہ وہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کریں)

اس آیت سے سمجھ میں آرہا ہے کہ فقہ میں مہارت پیدا کرنا امت پر فرض کفایہ ہے۔ ہر دور میں ایسے ماہر علما کا وجود ناگزیر ہے جو ضرورت کے وقت امت کی دینی وشرعی رہنمائی کرسکیں۔ زمانہ کی ترقی کے ساتھ جو نئے مسائل پیدا ہوں ان کا حل تلاش کریں اور لوگوں تک یہ پیغام پہونچائیں کہ فقہ سراپا خیر ہے اور تفقہ فی الدین ایک عظیم نعمت ہے۔ ایک حدیث میں ہے: مَنْ يُّرِدِ اللهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ "جس شخص کے ساتھ اللہ خیر کا ارادہ فرماتا ہے اس کو دین کی سمجھ عطا کرتا ہے"۔ علم فقہ کے حصول میں وقت لگانا باعث شرف ہے اور نئے نئے مسائل کا حل ڈھونڈھنا اعزاز وافتخار کا باعث ہے۔

فقہ ہی ایسا فن ہے جس کے اندر ایسی عالمگیریت وہمہ جہتی پائی جاتی ہے کہ ہر ہر مسلمان کی زندگی بلکہ اس کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اس سے پوری طرح مربوط ہے اور اس کے بغیر انسانی زندگی ادھوری اور نامکمل سمجھی جائے گی۔

یہ میری خوش قسمتی ہے کہ اس کورس میں مجھے ایسے موضوع پر کام کرنے کا موقع ملا جو فقہ کی جان ہے، وہ ہے "نئے نئے مسائل اور ان کا حل"۔ مجھے اپنی علمی کوتاہی، ناواقفیت و ناتجربہ کاری کا بخوبی اندازہ ہے، ان سے کے باوجود میں اس موضوع پر کام کرنے کے لیے صرف اس لیے تیار ہوگیا کہ فقہ کی دنیا کی دومایہ ناز شخصیات کی خدمت کرنے، ان کے لیکچرز سننے اور ان سے سیکھنے کا موقع ملتا رہا، جس کی وجہ سے فقہ سے طبیعت مانوس تھی، الحمد للہ۔

اس مقالہ کی تیاری میں جہاں دیگر کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے وہیں خاص طور پر ان کتابوں سے مدد لی گئی ہے:

- قاموس الفقہ، مولانا خالد سیف اللہ رحمانی دامت برکاتہم
- کتاب الفتاویٰ، مولانا خالد سیف اللہ رحمانی دامت برکاتہم
- جدید فقہی مسائل، مولانا خالد سیف اللہ رحمانی دامت برکاتہم
- حلال وحرام، مولانا خالد سیف اللہ رحمانی دامت برکاتہم

اللہ سے دعا ہے کہ اس کام کے نتیجے میں مجھ پر اور اس کورس میں میرے گروپ کے ساتھیوں پر قرآن وحدیث کے احکامات کے ایسے دروازے کھل جائیں جن سے ہمیں آئندہ بھی نئے نئے مسائل کے حل پانے میں مدد ملے اور ہم دیگر لوگوں تک اس کا فائدہ پہونچا سکیں۔ آمین

ظفر مسعود (گروپ کوآرڈینیٹر)

اکتوبر 2020

کتاب الطھارۃ کے جدید فقہی مسائل اور ان کا حل فقہ اسلامی کی روشنی میں

پہلی وحی نازل ہونے کے بعد جو دوسری وحی آپ ﷺ پر نازل ہوتی ہے، اس میں درس توحید کے بعد اولین ہدایت جو دی گئی تھی وہ یہ ہے کہ طہارت کا مکمل اہتمام کیجئے: وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ (۴: ۷۴)"اپنے کپڑوں کو پاک رکھیے"، یعنی طہارت ظاہری کا اہتمام کیجئے۔ فقہی احکام و ہدایات کا نزول دوسری وحی سے ہی شروع ہو گیا تھا اور یہ آیت احکام فقہی کی اولین آیات میں سے ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ"، اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ آدمی صرف اپنے بدن کو پانی بہا کر صاف کر لے اور باطنی نجاستوں سے آلودہ رہے؛ بلکہ ظاہر و باطن کو بھی پاک رکھنے کا حکم دیا گیا ہے "وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ" اور "اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ"

آپ ﷺ خود تو طہارت و نظافت کی بے نظیر مثال تھے ہی، امت کو بھی آپ ﷺ نے طہارت کی انتہائی تاکید فرمائی اور طرح طرح سے اس کی اہمیت واضح فرما کر پاک صاف رہنے کی ترغیب دی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: "طہارت آدھا ایمان ہے"۔

دنیا کے کسی بھی مذہب اور کسی بھی کتاب نے ایسا کوئی ماڈل نہیں پیش کیا جیسا قرآن و حدیث نے تقریباً ۱۴۰۰ سال پہلے ہمیں صفائی، پاکیزگی اور طہارت کا حکم دیا تھا۔ اس وقت یورپ جہالت کے اندھیرے میں تھا، وہاں طہارت، غسل اور صفائی کا کوئی تصور ہی نہیں تھا۔ Dr. John Draper نے ۱۸۸۲ء میں ایک انگریزی کتاب لکھی جس کا نام "The relation between religion and science" تھا، مولانا ظفر علی خان صاحب نے اس کا "معرکۂ مذہب و سائنس" کے نام سے ترجمہ کیا۔ اس کے ایک chapter میں وہ قرون وسطیٰ کے تعلق سے لکھتے ہیں:

"یورپ میں پاکیزگی اور صفائی کا تصور نہیں تھا، لوگ دنوں، ہفتوں کپڑے نہیں بدلتے اور نہاتے نہیں تھے۔ پاپائے روم نے ۱۴۷۸ء میں ایک مذہبی عدالت بنائی جس میں صاف ستھرا رہنے والے لوگوں کو جلا دیا جاتا تھا، جو شخص کوئی ایسا کام کرتا جو کسی مسلمان سے مشابہت کرتا تو اس کو سزا دی جاتی، فرانس کے شہنشاہ کے خلاف ایک بڑا الزام یہ لگا کہ وہ مسلمانوں کی طرح ہاتھ منہ دھوتا اور نہاتا تھا، اسپین میں مسلمانوں کے زوال کے بعد وہاں کے تمام حماموں کو بند کر دیا گیا"۔ یہ تھا یورپ کا حال!

اسلام ایک مکمل دین ہے، جس میں زندگی گزارنے کے پورے طریقے بتائے گئے ہیں؛ چنانچہ اسلام نے طہارت اور پاکیزگی کے اصول مقرر کیے اور آپ ﷺ نے اپنی تعلیمات سے اس کی حدود مقرر فرمائی، اور نماز اور عبادت کے لیے ضروری قرار دیا کہ انسان کا بدن اور اس کے کپڑے اور نماز پڑھنے کی جگہ نجاست اور آلودگیوں سے پاک ہو۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ "اور اپنے کپڑوں کو پاک صاف کیجیے" (المدثر: ۴) یہاں معنیٰ صرف لباس کے نہیں ہیں، علماء نے لکھا ہے کہ انسان کی پیدائش میں چار چیزیں اہم رول ادا کرتی ہیں:

- روح: روح کو توحید کا پابند کیا جائے، جس روح کا رشتہ اپنے رب سے نہ ہو وہ ناپاک اور گندی ہو جاتی ہے: وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ۝ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَ تَقْوٰىهَا ۝ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝ وَ قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۝ (الشمس: ۷ تا ۱۰) "اور نفس انسانی کی اور اس ذات کی قسم جس نے اسے ہموار کیا، پھر اس کی برائی اور اس کی پرہیز گاری اس پر الہام کر دی، یقیناً فلاح پا گیا وہ جس نے نفس کا تزکیہ کیا اور نامراد ہوا وہ جس نے اس کو دبا دیا"۔
- قلب: قلب کی پاکی کے لئے قرآن اور حدیث میں کئی چیزیں ہیں۔ ذکر کرنا، اللہ کو یاد کرنا، کائنات پر غور کرنا، اللہ پر مکمل بھروسہ کرنا۔
- دماغ: علم کا رشتہ اس سے جوڑے رکھنا۔
- جسم: جسم کی صفائی سب میں اہم ہے۔ کوئی بھی بدنی عبادت جسم کی پاکی کے بغیر ادا نہیں ہوتی۔ اللہ خود پاک ہے اور اس نے اپنے ذکر کو بھی پاکی سے جوڑ رکھا ہے، اللہ کا محبوب بننا ہے تو ہمیشہ پاکی اختیار رکھنا ہوگا۔ اس لیے کہ نماز کی کنجی طہارت و پاکیزگی ہے اور اس کے ذریعہ اللہ کی رضا و خوشنودی اور محبت حاصل ہوتی ہے۔

جدید فقہی مسائل اور ان کا حل فقہ اسلامی کی روشنی میں:

جس طرح قرآن مجید اللہ کی آخری کتاب ہے اور آپ ﷺ آخری پیغمبر ہیں، اسی طرح اسلام کا پیش کیا ہوا قانون، نظام حیات بھی آخری، ابدی اور مکمل دستور ہے دنیا میں انسانوں کے وضع کردہ جتنے بھی نظام ہیں وہ خود بخود ختم ہو رہے ہیں۔ Buddhism, Communism, Capitalism, سب ایک علاقوں میں محدود ہو کر رہ گئے ہیں، ہم اپنی روزمرہ کی زندگی میں دیکھتے ہیں، آپ کا جو Smartphone ہے ہر روز اس کے Updates آتے رہتے ہیں، Windows جو ہم کمپیوٹر میں استعمال کرتے ہیں 1 سے 12 تک Update ہو گیا، اس کے برخلاف اسلامی قانون میں انسان اور اس کی فطرت کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔

اسلام کی نگاہ میں قانون بنانے اور حلال و حرام کو متعین کرنے کا حق صرف اللہ تعالیٰ کا ہے، اسی طرح اصولی اعتبار سے زمانہ اور حالات کی تبدیلی کا شریعت اسلامی پر کوئی خاص اثر نہیں ہو سکتا کہ وہ اس کو غیر عصری بنا دے؛ لیکن آج کے زمانے کی تیز رفتار ترقی، نت نئی ایجادات اور صنعتی انقلاب کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اس کی وجہ سے یقیناً بہت سے ایسے مسائل پیش آتے ہیں جن کا حل تلاش کرنا اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان کی حیثیت متعین کرنا ضروری اور ناگزیر ہوتا ہے۔ اسی طرح جدید فقہی مسائل کا حل بڑا نازک کام ہے اور یہ علماء اور مفتیان کرام کی ذمہ داری اور ان کا فریضۂ منصبی بھی ہے۔

جدید مسائل کا فقہی حل اور دنیا کے بدلتے ہوئے نظام پر اسلامی قانون کا انطباق ان مسائل میں سے ہے جن کو اس دور کا اہم ترین اور بنیادی مسئلہ کہا جا سکتا ہے۔ اور اسلامی قانون اور شریعت کو زندہ اور ماڈرن ثابت کرنے کی سب سے بہتر اور اہم واحد صورت یہی ہے کہ ہم اسلامی قانون کو دنیا کے سامنے اس طرح پیش کریں کہ وہ جدید مسائل کا متوازن اور مناسب حل پیش کرتا ہو۔ اس پس منظر میں ہم نے موجودہ زمانہ میں پیش آنے والے چند جدید اور اہم فقہی مسائل پر آسان انداز میں روشنی ڈالنے کی کوشش کی ہے۔

۱۔ مسواک کی جگہ ٹوتھ پیسٹ اور برش کا استعمال:

آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ میری امت مشقت و تکلیف میں مبتلا ہو جائے گی ورنہ میں اسے ضرور حکم دیتا کہ ہر وضوء کے ساتھ مسواک کرے۔

مسواک کا اصل مقصد دانت میں پیدا ہونے والی گندگی کو دور کرنا ہے، یہ مقصد جس چیز سے بھی حاصل ہو جائے فقہاء نے اس کو کافی قرار دیا ہے۔ البتہ رسول ﷺ نے چونکہ لکڑی کی مسواک استعمال فرمائی ہے اس لیے آلۂ مسواک کی سنت اس وقت ادا ہو گی جب لکڑی کی مسواک استعمال کی جائے اور فعل مسواک کی سنت ادا ہونے کے لیے ٹوتھ برش کا استعمال بھی کافی ہو گا۔

۲۔ واش بیسن میں وضو:

فقہاء نے اونچی جگہ بیٹھ کر وضو کرنے کو ادب بتایا ہے۔ اس کا مقصد پانی کے چھینٹوں سے بچنا ہے۔ واش بیسن پر کھڑے ہو کر وضو کرنے میں اعضاء وضو صحیح طریقے پر دھل جاتے ہیں اور چھینٹ بھی نہیں پڑتی ہے اس لیے فقہاء نے اس میں بھی کوئی حرج نہیں کہا ہے۔

۳۔ سگریٹ اور تمباکو کے بعد وضو کی حیثیت:

سگریٹ پینے یا گٹکھا کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور نہ ہی وضو میں کوئی کراہت پیدا ہوتی ہے؛ لیکن چونکہ اس سے منہ میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے اور قرآن مجید کی تلاوت اور نماز سے پہلے منہ اچھی طرح صاف کرنا چاہیے؛ اس لیے مسواک یا ٹوتھ برش کا استعمال کرنا چاہیے۔ آپ ﷺ نے تو پیاز اور لہسن کھا کر مسجد میں آنے سے منع فرمایا ہے۔ اس لیے بہتر ہے کہ منہ صاف کر لیا جائے۔ نماز میں بندہ اللہ تعالٰی سے سرگوشی کرتا ہے اور قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے جو خاص کر منہ اور زبان کی عبادت ہے۔

۴۔ میڈیکل ٹسٹ کی ایک خاص صورت میں وضو:

بعض دفعہ میڈیکل تحقیق کے لیے حلق کے ذریعے معدہ تک نلکی پہنچائی جاتی ہے اور پھر وہ نلکی کھینچ لی جاتی ہے۔ اگر وہ نجاست سے آلودہ نہ ہو تو وضو نہیں ٹوٹے گا، اگر نجاست لگی ہو یا گوشت کا کوئی ٹکڑا اپنے ساتھ کاٹ کر لائے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

۵۔ منسلک حمام میں دعا:

اگر بیت الخلاء اور غسل کے لیے الگ الگ جگہ بنی ہو اور دونوں کی سطح میں فرق ہو تو دونوں الگ جگہ کے حکم میں ہیں۔ جس حصہ میں غسل کیا جاتا ہے وہ عام طور پر نجاست سے محفوظ ہی رہتا ہے تب اس حصہ میں دعا پڑھی جا سکتی ہے۔

۶۔ موسیقی سننے اور ٹی وی دیکھنے پر وضو:

فقہاء نے لکھا ہے کہ ان باتوں سے وضو تو نہیں ٹوٹتا لیکن اگر گانا دہرائے تو تازہ وضو کر لینا مستحب ہے؛ کیونکہ زبان ایک گناہ سے آلودہ ہو جاتی ہے۔ چونکہ ٹی وی دیکھنے اور سننے سے آنکھ اور کان بھی متاثر ہوتے ہیں اور وضو گناہوں کا کفارہ ہے اس لیے ان صورتوں میں وضو کر لینا مستحب ہے، واجب نہیں۔

۷۔ مصنوعی دانت یا چوکٹرا لگا کر وضو و غسل کرنا:

چونکہ یہ سب ہمارے علاج کا ایک حصہ ہے اس لیے اس میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ دانت فکس ہو جانے کے بعد اس کی حیثیت جسم کے مستقل عضو کی ہے اس لیے اس پر پانی کا پہنچ جانا کافی ہے۔ البتہ چوکٹرا چونکہ نکالا اور لگایا جا سکتا ہے اس لیے اس کی حیثیت جسم کے ایک مستقل عضو کی نہیں ہے۔ چوکٹرے کی وجہ سے جسم کے کچھ حصے میں پانی اگر نہیں اترا تو وہ حصہ خشک رہ گیا، اس کا غسل میں خاص خیال رکھنا چاہیے کیونکہ غسل میں کلی کرنا اور منہ و حلق میں اچھی طرح پانی پہنچانا فرض ہے۔ وضوء میں کلی فرض نہیں ہے لیکن وضو کی سنت رہ جائے گی۔

۸-ا انجکشن کے ذریعے خون نکلنے سے وضو:

آج کل شوگر اور کولیسٹرول کے مریض یا کسی اور جانچ کے لیے خون لیا جاتا ہے۔ اس صورت میں چونکہ خون کی خاص مقدار نکالی جاتی ہے اس لیے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر انجکشن کے ذریعے دوا دی جائے یا بخار وغیرہ دور کرنے کے لیے دیا جائے اور اس سے خون بہنے نہ لگے یا صرف خون سوئی کو لگا ہوا ہو تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

۹۔ پلاسٹک کا ہاتھ اور وضو۔ مصنوعی اعضاء۔

مصنوعی اعضاء کے احکام بھی اسی طرح ہوں گے جو پہلے مصنوعی دانتوں کے سلسلہ میں آئے ہیں۔ اگر وہ اعضاء فکس ہوں تو ان کی حیثیت اصلی عضو کی ہوگی، وضو اور غسل میں ان پر بھی پانی پہنچانا واجب ہوگا۔ اگر ان اعضاء کو الگ کر سکتے ہوں تو غسل اور وضو کے وقت الگ کر کے جسم کے اصلی حصہ کی طرف پانی پہنچانا ضروری ہوگا۔

۱۰۔ حمام میں برہنہ وضوء اور غسل:

آج کل گھروں میں اس قسم کے حمام ہوتے ہیں جو مکمل بند ہوتے ہیں اور بے لباسی اور بے ستری کا تھوڑا بھی اندیشہ نہیں رہتا تو ایسی حالت میں غسل کیا جا سکتا ہے۔ اس حالت میں اگر وضو بھی کر لیا جائے تو وہ بھی درست ہوگا۔ البتہ فقہاء نے کہا ہے بہر حال حیاء اور شرم اچھی چیز ہے، اگر کوئی انڈرویئر پہن لیا جائے تو بہتر ہے اس لیے کہ فرشتے تو انسان کے ساتھ چوبیس گھنٹے لگے رہتے ہیں، ان سے بھی حیاء کرنی چاہیے۔

۱۱- بیڈ روم کے ساتھ حمام (Attached Bathroom)

جدید تعمیر میں جو فلیٹ بازار میں ہیں یا جو نئے گھر تعمیر ہو رہے ہیں ان میں منسلک حمام کا رواج چل پڑا ہے۔ فقہاء نے لکھا ہے کہ ہماری شریعت نے مکان میں ڈیزائن میں کون سا حصہ کس جانب ہو، کھڑکی کدھر ہو، ایسا کوئی تکلف سے کام نہیں لیا ہے۔ انڈیا میں عام رواج ہے کہ "واستو" کا خیال رکھا جاتا ہے۔ اگر کمرہ کے ساتھ حمام بنانے میں آرام اور سہولت ہے تو اس میں کوئی حرج اور قباحت نہیں ہے۔ بیمار، معذور اور عمر رسیدہ لوگوں کو اس میں بہت آسانی ہوتی ہے اور یہ ان لوگوں کے لیے انتہائی آرام کا باعث ہے۔ حیاء کے تقاضے کو پورا کرتے ہیں کہ آپ کو غسل کرنے کے لیے سب لوگوں کے سامنے سے جانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔

۱۲- قبلہ رخ واش بیسن :

بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قبلہ کی طرف تھوکنا خلاف ادب ہے۔ (سنن نسائی، حدیث: ۷۲۶) فقہاء نے قبلہ کی طرف رخ کر کے وضو کرنے کو تو وضو کے آداب میں شمار کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ جب وضو کرے گا تو کلی بھی شامل ہوگی اس لیے اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ قبلہ کی طرف رخ کر کے غسل کرنا مکروہ تو نہیں ہے لیکن بہر حال خلاف ادب ہے۔

۱۳- مہندی لگانے کے بعد وضو اور غسل، ناخن پر پالش :

جو چیز پانی کے اعضاء وضو تک پہنچنے سے روکتی ہے تو اس کا نکالنا یا کھرچنا ضروری ہے۔ جیسے ناخن کی پالش کی وجہ سے پانی ناخن تک نہیں پہنچتا، اس سے وضو نہیں ہوتا۔ مہندی کا حکم اس سے مختلف ہے۔ چونکہ مہندی ہاتھ میں اگر لگی ہوئی بھی ہو تو پانی پورے ہاتھ یا پاؤں میں پہنچ جاتا ہے، اس لیے مہندی سے وضو اور غسل میں کوئی اثر نہیں پڑتا اور اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

۱۴- قالین کیسے پاک کیا جائے؟ (Wall to Wall Carpet)

آج کل گھروں میں دو قسم کے کارپیٹ استعمال ہوتے ہیں۔ ایک وہ جس کو الگ سے بچھایا جاتا ہے، ان کا اٹھانا اور دھونا آسان ہوتا ہے۔ دوسرا وہ جسے زمین سے چسپاں کر دیا جاتا ہے اور اسے اٹھایا نہیں جا سکتا۔ فقہاء نے اس کو پاک کرنے کا یہ طریقہ بتایا ہے کہ اگر نجاست ظاہری طور پر لگی ہے تو نجاست پانی سے صاف کر دینا چاہیے، اور اگر نجاست اندر خوب جذب ہو گئی تو اسے تین بار اس طرح دھویا جائے کہ ہر بار دھونے سے اچھی طرح ایک دم خشک ہو جائے، اب اس پر ہاتھ یا پیر رکھیں تو بھیگنے نہ پائے۔

۱۵- مانع حیض دواؤں کا استعمال :

ایسا کوئی عمل جو صحت انسانی کے لیے مضر ہو اور انسان کی فطری قوت اور صلاحیت کو کمزور کرتا ہو کسی شرعی ضرورت کے بغیر مناسب نہیں۔ آج کل جو دوائیں حمل روکنے کے لیے ملتی ہیں ان کا مسلسل استعمال مناسب نہیں ہے۔ اگر آپ نے حج یا عمرہ کے سفر

میں انڈیا سے سفر کیا اور اس بیچ میں اگر ماہواری کا امکان ہو تو عارضی طور پر ایک اتنا بڑا فرض ادا کرنے کی ضرورت کے تحت ان دواؤں کو استعمال کیا جا سکتا ہے؛ لیکن اور کسی وجہ سے استعمال مناسب نہیں ہے۔

۱۶- فوم کے موزوں اور بوٹ پر مسح:

حضرت ابو بکرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات تک مسح کرنے کی رخصت دی ہے، شرط یہ ہے کہ اس نے موزے اس وقت پہنے ہوں جب وہ وضو سے تھا۔ (دار قطنی، باب طہارت، ۱/۲۰۴)

۱۷- کاغذ سے استنجاء:

ہر ایسی چیز سے استنجاء کیا جا سکتا ہے جو پاک ہو اور ناپاکی کو دور کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو اور شرعاً اس کا احترام واجب نہ ہو۔ آج کل خاص اسی مقصد کے لیے کاغذ تیار کیا جاتا ہے اسے Tissue Paper یا Toilet Paper کہتے ہیں جو خاص صرف اسی مقصد کے لیے بنایا جاتا ہے۔ اس کاغذ میں ہر قسم کی نجاست کو دور کرنے اور جذب کرنے کی صلاحیت بھی ہوتی ہے اور یہ پاک بھی ہوتے ہیں، اس لیے فقہاء نے اس کے استعمال کرنے کی اجازت دی ہے۔ فقہاء نے دو وجہ سے کاغذ سے استنجاء کو منع کیا تھا، کاغذ ایک گراں قدر چیز ہے، اس کی عظمت اور اہمیت کا تقاضہ ہے کہ اسے ایسے کاموں میں استعمال نہ کیا جائے، اور یہ کاغذ چکنا ہوتا ہے جس سے گندگی دور نہیں ہوتی؛ لیکن یہ کاغذ چکنا نہیں بلکہ کھردرا ہوتا ہے اور اس میں جذب کرنے کی پوری صلاحیت ہوتی ہے۔ اس پر کچھ لکھا نہیں جا سکتا، پس کراہت کا اس میں کوئی سبب نہیں ہوتا۔ اس لیے اس کاغذ کے استعمال میں قطعی کوئی قباحت نہیں۔

۱۸- موبائل اور لیپ ٹاپ پر بغیر وضو قرآن پڑھنا:

قرآن کو ہاتھ لگائے بغیر مثلاً زبانی تلاوت کی بلا وضو بھی اجازت ہے، فقہاء نے اس کی صراحت کی ہے؛ البتہ موبائل یا لیپ ٹاپ وغیرہ پر قرآن پڑھتے ہوئے اس کو بلا وضو چھونا بھی جائز ہے، کیونکہ وہ حقیقت میں قرآن نہیں۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے قرآن کے کسی صفحے پر کوئی شیشہ رکھ دیا جائے اور کوئی اس شیشے پر ہاتھ رکھے تو وہ اس صفحے اور قرآن کے حروف کو چھونے والا نہیں ہوگا۔ بہر حال اسکرین پر نظر آنے والے حروف قرآن کو بلا وضو چھونے میں کوئی حرج نہیں، ہاں ادب کا تقاضہ ضرور ہے کہ آدمی تلاوت کے وقت با وضو ہو۔

۱۹- استحالہ:

اس کا مادہ حول (ح، و، ل) ہے جس کے معنی تحویل یعنی تغیر و تبدیلی کے ہے۔ استحالہ کے بھی یہی معنی ہے، یعنی کسی شیئ پر ایک صورت و کیفیت کے بجائے دوسری صورت و کیفیت پیدا ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں تمام اشیاء کو ان کی شکل اور

حقیقت وماہیت کے ساتھ پیدا فرمایا ہے، لیکن تبدیلی کی صلاحیت بھی رکھی ہے۔ خود قرآن مبین میں انسانی تخلیق کے مراحل کا ذکر تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔ غور کیجیے کہ کہاں ایک حقیر قطرہ اور کہاں مکمل انسان! صحابہؓ سے یہ بات ثابت ہے اور تمام فقہاء اس بات پر متفق ہیں کہ شراب از خود اگر سرکہ بن جائے تو پاک اور حلال ہے۔ نمک کی کان میں اگر کوئی چیز ڈال دی جائے تو اس کی جنس بدل جاتی ہے چاہے وہ گدھا ہی کیوں نہ ہو۔ آج کل بعض صابن میں مردار کی چربی یا پرفیوم میں شراب کی مقدار ملائی جاتی ہے یا پھر دواؤں میں چربی کو ملا دیا جاتا ہے۔

اسلامک فقہ اکیڈمی، انڈیا (۱۳تا۱۶اپریل ۲۰۰۱ء) میں اس موضوع پر جو تجاویز منظور ہوئی ان کی چند دفعات یہ ہیں:

شریعت میں جن اشیاء کو حرام یا ناپاک قرار دیا گیا ہے ان کی حرمت و نجاست اس اصل شیئ کی ذات سے متعلق ہے، اگر کسی انسانی فعل، کیمیائی طریقے کے بغیر طبّی اور ماحولیاتی اثر کے تحت اس شیئ کی اصل حقیقت وماہیت تبدیل ہوگئی تو اس شیئ کا اصل سابق حکم باقی نہیں رہے گا۔

۲۰- دباغت:

دباغت کے معنی کسی ذریعہ سے چمڑے کی سڑن اور اس کے کچے پن کو دور کرنے کے ہے۔ فقہاء کے درمیان اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ مردار کا چمڑہ دباغت کی وجہ سے پاک ہو جاتا ہے یا نہیں؟ حنفیہ کے یہاں سوائے سور اور انسان کے چمڑے کے تمام چمڑے دباغت کے بعد پاک اور قابل استعمال ہو جاتے ہیں۔ آج کل اس کو جاننا پہلے سے زیادہ ضروری ہے کیونکہ چمڑے سے بے حساب چیزیں بنتی ہیں جو آج کل روزانہ ہمارے استعمال میں رہتی ہیں۔ جیسے چمڑے کی گرم ٹوپی، احرام کے اوپر کا بیلٹ، جائے نماز، خوبصورتی کے لیے دیوار پر ٹانگا جاتا ہے، قالین کا استعمال، سرد ممالک میں چمڑے کے کوٹ بہت گرم رہتے ہیں، جیب میں رکھنے کا پرس، خواتین کا پرس، اچھے قسم کے جوتے، موزے اور چپل وغیرہ بنتے ہیں۔

انگریزی میں اسے Tanning کہتے ہیں۔ ہندوستان میں یہ بہت بڑی انڈسٹری ہے، چینائی میں بہت سارے اس کے کارخانے ہیں جو ماڈرن انداز میں یہ کام کرتے ہیں، اس لیے جو لوگ دباغت شدہ چمڑوں کو پاک قرار دیتے ہیں ان کے سامنے حضرت عبد اللہ بن عباسؓ اور حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کی روایات ہیں کہ کچے چمڑے دباغت کے بعد پاک ہو جاتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت میمونہؓ کی بکری مر گئی اور آپ نے اسے کچرے میں پھینک دیا، تو آپ ﷺ کا گزر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کا چمڑا کیوں نہیں اتار لیا کہ اس کو دباغت دے کر اس سے نفع اٹھاتے۔ حضرت میمونہؓ نے عرض کیا کہ بکری مردار ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ گوشت کھانا حرام ہے؛ لیکن چمڑا صاف ہو جائے تو پاک ہے۔

۲۱- کورونا کے ڈاکٹروں اور مریضوں کے لیے وضو اور نماز کے بعض مسائل:

جو مسلمان نماز سے لاپرواہیں اور اسے کچھ اہمیت نہیں دیتے ان کے لیے تو کوئی مسئلہ نہیں ہے، لیکن جو اس کی اہمیت سے واقف ہیں اور جان بوجھ کر ایک بھی نماز چھوڑنا نہیں چاہتے وہ اگر کبھی ایسی صورت حال میں گھر جاتے ہیں کہ انہیں وقت پر نماز ادا کرنے میں دشواری ہوتی ہے تو وہ بہت پریشان ہو جاتے ہیں اور کوئی ایسی تدبیر سوچنے لگتے ہیں جس سے وہ احساسِ جرم سے باہر نکل آئیں۔

آج کل کورونا وائرس کے علاج میں جو مسلمان ڈاکٹر، نرسیں اور طبّی عملہ کے لوگ لگے ہوئے ہیں وہ بسا اوقات کئی گھنٹے مسلسل اپنے کام میں مصروف رہتے ہیں۔ اس دوران کسی نماز کا وقت آجاتا ہے وہ جاننا چاہتے ہیں کہ نماز کیسے ادا کریں؟ اسی طرح جو مسلمان کورونا وائرس کا شکار ہوگئے ہیں اور اسپتالوں میں ان کا علاج چل رہا ہے وہ فکرمند ہیں کہ ان کی نمازیں کیسے ادا ہوں؟ ایسے ڈاکٹروں اور مریضوں کو اطمینان رکھنا چاہیے کہ شریعت نے ان کے مسائل حل کیے ہیں اور ان کے سلسلہ میں مناسب رہنمائی کی ہے۔

اس سلسلہ میں اصول یہ ہے کہ شریعت نے عبادت کے جو طریقے بتائے ہیں اور جو احکام دیے ہیں، بندہ عام حالات میں ان پر جوں کا توں عمل کرنے کا مکلّف ہے، لیکن جس قدر عذر ہوگا اسی قدر اسے رخصت حاصل ہوگی۔ فقہی ضابطے ہیں: اَلْمَشَقَّةُ تَجْلِبُ التَّيْسِيْرَ (دشواری کی صورت میں شریعت میں آسانی کا حکم ہے)۔ لَا تَكْلِيْفَ اِلَّا بِمَقْدُوْرٍ (کوئی شخص قدرت کی صورت ہی میں احکام کا مکلّف ہوتا ہے)۔

موجودہ حالات میں ڈاکٹروں، نرسنگ اسٹاف اور مریضوں کے لیے درج ذیل صورتیں قابلِ عمل ہیں:

- ڈاکٹر، نرسیں اور طبّی عملہ کے لوگ ماسک، دستانے اور حفاظتی گاؤن پہننے سے قبل وضو کرلیں تاکہ بعد میں وہ وقتِ ضرورت موزوں پر مسح کرسکیں۔
- نماز کے وقت وضو کے لیے اگر وہ بغیر کسی مشقت اور ضرر کے گاؤن وغیرہ اتار سکیں تو ٹھیک ہے۔ وہ اعضاءِ وضو کو دھو کر موزوں پر مسح کرلیں اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو تیمّم کرلیں۔
- ہر نماز کی ادائیگی اس کے وقت میں ہونی چاہیے۔
- ممکن ہو تو نماز جماعت سے ادا کی جائے، ورنہ تنہا تنہا پڑھ لی جائے۔
- اگر مریضوں کے علاج میں شدید مصروفیت، یا کسی اور وجہ سے ڈاکٹروں اور دیگر لوگوں کو ہر نماز اس کے وقت میں پڑھنا ممکن نہ ہو تو وہ ظہر و عصر کو ایک ساتھ اور مغرب و عشاء کو ایک ساتھ اس طرح پڑھ لیں کہ ظہر کی نماز اس کے آخری وقت میں اور عصر کی نماز اس کے شروع وقت میں ملا کر پڑھ لیں، اسی طرح مغرب کی نماز اس کے آخری وقت

میں اور عشاء کی نماز اس کے شروع وقت میں ملا کر پڑھ لیں، جس کو فقہاء "جمع صوری" کہتے ہیں، یعنی یہ صورۃً ایک ساتھ جمع کرنا ہے جبکہ حقیقتاً دونوں نمازیں اپنے وقت میں ادا ہو رہی ہیں۔

شریعت نے احکام میں بڑی آسانی رکھی ہے۔ قرآن میں ہے: "اللہ کسی پر اس کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتا"۔ (البقرۃ:286) نماز زندگی کی آخری سانس تک معاف نہیں ہے۔ وہ لوگ قابلِ مبارک باد ہیں جو ہر حال میں اس کی پابندی کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لیے کامیابی کی ضمانت دی گئی ہے۔(المؤمنون:9-11)

اختتامیہ:

موجودہ دور میں نئے مسائل پیش آتے رہتے ہیں جن کا حل کتاب وسنت کی روشنی میں اہل علم پیش کرتے رہتے ہیں۔ ہمارا موضوع طہارت سے متعلق نئے مسائل تھا، اس ضمن میں یہ چند مسائل ہم نے ذکر کیے، یہ طہارت سے متعلق نئے مسائل کا احاطہ نہیں بلکہ ایک ادنیٰ سی کوشش اور سرسری مطالعہ کا نچوڑ ہے، دعا ہے کہ اللہ تعالی ہماری اس حقیر سی کوشش کو قبول فرمائے اور ہم تمام کو علم نافع سے نوازے اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔